REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — تار کا پتہ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
خطبہ نمبر ۵ ”
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ ”

یوم سہ شنبہ
روزنامہ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

# الفضل
ربوہ

۱۶ جمادی الاول ۱۳۸۲ھ

جلد ۵۱/۱۶ — ۱۶ اخاء ۱۳۴۱ ہش ـ ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۲ء — نمبر ۲۳۹

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔

ربوہ ۱۵ اکتوبر بوقت ۸ بجے صبح

ڈاکٹر میتھی سن جو ایک ہفتہ کے عرصہ کے لئے حضور کے علاج Physiotherapy کیلئے بیشنٹ Physiotherapist کے ساتھ آئے تھے پرسوں صبح واپس چلے گئے۔ پرسوں سے ان کی اسسٹنٹ اپنے طریق کے مطابق علاج کر رہی ہے جو دن میں تین مرتبہ ہوتا ہے۔

گزشتہ دو دنوں سے حضور کو اس علاج کی وجہ سے کوفت کی تکلیف رہی ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی اور نیند بھی اچھی آجاتی رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

## محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۵ اکتوبر۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ درد گردہ میں بہت افاقہ ہے اور ٹمپریچر بھی لفضلہ تعالیٰ نارمل ہو گیا ہے البتہ کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

## غیر ملکی ٹریننگ کے لئے وظائف

جرمنی میں سہ سالہ اپرنٹس شپ کورس وظیفہ ۴۰۰ ڈی ایم ماہوار۔ خرچ آمد و رفت بذمہ امیدوار مضامین (۱) انجینئرنگ مکینکس (۲) موٹر ٹرانسپورٹ مکینکس (۳) کارپنٹری (۴) پلمبنگ۔ شرائط میٹرک سائنس ڈرائنگ ریاضی۔ عمر ۱۶ تا ۱۸ سال۔ لبدٹریننگ واپسی لازم۔ درخواستیں ۱۰/۱۹ ۶۲ تک بنام ایڈورٹائزر ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ایکس آفیشو جائنٹ سیکرٹری گورنمنٹ آف ویسٹ پاکستان ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ

(ناظر تعلیم)

(پ ۔ ٹ ۱۳/۱۰/۶۲)

## ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# انوار و برکاتِ الٰہیہ کسی پر نازل نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ اطاعتِ رسول میں کھویا نہ جائے

## اس کے بغیر انسان کسی خود تراشیدہ طرزِ ریاضت اور جپ تپ سے اللہ تعالیٰ کا محبوب نہیں بن سکتا

”رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں آنے کی غرض و غایت تو صرف یہ تھی کہ دنیا پر اس خدا کا جلال ظاہر کریں جو مخلوق کی نظروں اور دلوں سے پوشیدہ ہو چکا تھا اور اس کی جگہ باطل اور بے ہودہ معبودوں بتوں اور پتھروں نے لے لی تھی۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن تھا کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جمالی اور جلالی زندگی میں جلوہ گری فرماتا اور اپنے دستِ قدرت کا کرشمہ دکھاتا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک کامل نمونہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور محبوبِ الٰہی بننے کا ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے صاف الفاظ میں فرمادیا کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم یعنی ان کو کہہ دو کہ اگر تم چاہتے ہو کہ محبوبِ الٰہی بن جاؤ اور تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں تو اس کی ایک ہی راہ ہے کہ میری اطاعت کرو۔ یعنی میری پیروی ایک ایسی شے ہے جو رحمتِ الٰہی سے ناامید ہونے نہیں دیتی۔ گناہوں کی مغفرت کا باعث ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے۔ اور تمہارا یہ دعوےٰ کہ ہم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں اسی صورت میں سچا اور صحیح ثابت ہوگا کہ تم میری پیروی کرو۔

اس آیت سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنے کسی خود تراشیدہ طرزِ ریاضت و مشقت اور جپ تپ سے اللہ تعالیٰ کا محبوب اور قربِ الٰہی کا حقدار نہیں بن سکتا۔ انوار و برکاتِ الٰہیہ کسی پر نازل نہیں ہو سکتیں جب تک وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں کھویا نہ جاوے۔

اور جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں گم ہو جاوے اور آپ کی اطاعت اور پیروی میں ہر قسم کی موت اپنی جان پر وارد کر لے۔ اسکو وہ نورِ ایمان محبت اور عشق دیا جاتا ہے جو غیر اللہ سے رہائی دلا دیتا ہے اور گناہوں سے رستگاری اور نجات کا موجب ہوتا ہے۔ اسی دنیا میں وہ ایک پاک زندگی پاتا ہے۔ اور نفسانی جوش و جذبات کی تنگ و تاریک قبروں سے نکال دیا جاتا ہے۔ اسی کی طرف یہ حدیث اشارہ کرتی ہے انا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی۔ یعنی میں وہ مردوں کو اٹھانے والا ہوں جس کے قدموں پر لوگ اٹھائے جاتے ہیں۔“

(الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔اے ایل ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ ۔ اکتوبر ۶۲ء

# عیسائی تعلیمی ادارے اور ہسپتال

(قسط ۲)

(سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل مورخہ ۱۳ ۔ اکتوبر ۶۲ء)

تحریک جدید کا آٹھواں مطالبہ "وقف زندگی" کے متعلق ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں روپیہ کے ذریعہ کبھی تبلیغ نہیں ہوئی اور جو قوم یہ سمجھتی ہے کہ روپیہ کے ذریعہ وہ اکناف عالم میں اپنی تبلیغ کو پہنچا دے گی اس سے زیادہ فریب خوردہ اس سے زیادہ احمق اور اس سے زیادہ دیوانی قوم دنیا میں کوئی نہیں۔ زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لیکر آگے آئے اور کہے کہ اے امیرالمومنین! یہ خدا اور اس کے رسول اور اس کے دین اور اس کے اسلام کیلئے حاضر ہے جس دن سے تم نے محض دل میں ہی یہ نہ سمجھ لیا بلکہ عملاً اس کے مطابق کام بھی شروع کر دیا اس دن تم کہہ سکو گے کہ تم زندہ جماعت ہو۔ تم سے جس چیز کا مطالبہ کیا گیا ہے اور جو اکیلا حقیقی مطالبہ ہے وہ تمہاری جان کا مطالبہ ہے۔ نہ صرف تمہیں اس مطالبہ کو پورا کرنا چاہئیے بلکہ ہر وقت یہ مطالبہ تمہارے ذہن میں مستحضر رہنا چاہئیے کیونکہ اس وقت تک تم میں جرأت و دلیری پیدا نہیں ہو سکتی جب تک تم اپنی جان کو ایک بے حقیقت چیز سمجھ کر دین کے لئے اسے قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار نہ رہو۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ $\frac{1}{35}$۱۱)

عیسائیوں کی تبلیغی جد و جہد کے متعلق اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ ان لوگوں کے پاس روپیہ ہے اس لئے وہ روپیہ کے زور سے غریب مسلمانوں کو عیسائی بنا لیتے ہیں ایک حد تک یہ خیال صحیح مانا جا سکتا ہے مگر کلی طور پر یہ صحیح نہیں ہے۔ ہم نے اپنے کل کے اداریہ میں بتایا تھا کہ اصل چیز جس سے ہمارے لوگ متاثر ہوتے ہیں وہ عیسائی پادریوں کا اخلاص اور ہمدردی کا مظاہرہ ہے جو وہ کرتے ہیں چنانچہ اس بات کا ثبوت ہر شخص خود تجربہ کر کے حاصل کر سکتا ہے۔ اور دیکھ سکتا ہے کہ عیسائی مشنری کس طرح محنت کرتے اور قربانی کرتے ہیں۔ اس کی ایک تازہ مثال مولانا محی الدین صاحب نے "زیارت" میں "مسیحی سرگرمیوں" کے زیر عنوان ایک مضمون میں بیان کی ہے جو ہمارے تمام دینی کہلانیوالے اخبارات میں شائع ہوا ہے ذیل میں ہم اس مضمون کا کچھ حصہ نقل کرتے ہیں:۔

"اس عالت کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے اور ہماری دستگیری اور اعانت کے لئے یورپ کے دور دور ممالک سے عیسائی مشن دوڑتے ہیں اور ہماری اعانت کے لئے مختلف ادارے قائم کرتے ہیں کوئٹہ کا مشن ہسپتال نہ صرف کوئٹہ میں بلکہ پاکستان میں ایک قابل رشک انسٹی ٹیوشن ہے جس میں لوگ ہزاروں کی تعداد میں جسمانی امراض کے لئے تریاق حاصل کرتے ہیں مگر ساتھ ہی ساتھ ایمان کی متاع عزیز گرانمایہ کو رہن یا قبضہ رکھ جاتے ہیں۔ جس روگ کا کوئی مداوا نہیں۔ وہ ٹی بی کے جراثیم ہوتے ہیں جو ایک دفعہ ایمان کے اندر داخل ہو جاتے ہیں تو پھر کبھی اسے چھوڑنے کا نام نہیں لیتے۔ سنہ ۶۰-۱۹۵۹ء میں ڈاکٹر ہالینڈ نے بلوچستان کے مختلف علاقوں کا چکر لگایا۔ ہزاروں نیم اندھوں کا اپریشن کیا۔ ٹرانسپورٹ اور ادویہ کا سارا خرچ پاکستان نے دیا۔ ہماری اس غفلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حال ہی میں ایک مسیحی مشن نے قائداعظم کی اس گرمیوں کی آرامگاہ میں حکومت پاکستان سے دو قطعات اراضی خرید کر دو کوٹھیاں تعمیر کی ہیں، ایک تو گرجا ہے، دوسرا ہسپتال۔ اس میں پانچ چھ نرسیں اور دو چار پادری مستقل طور پر آ گئے ہیں۔

سمجھ میں نہیں آتا کہ حکومت نے دو قطعات فروخت کر کے کیا حاصل کیا؟

سنا ہے کہ وہ اسی جگہ پر ایک وسیع قطعہ اراضی خریدنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں تاکہ وہاں اپنی پوری کالونی بسا لیں۔ یہ ایک نہایت ہی خطرناک اقدام ہوگا جس کی طرف سے حکومت اور پبلک دونوں کو باخبر رہنا چاہئیے۔ (الاعتصام مورخہ $\frac{9}{62}$۲۱ صفحہ ۵)

اس کے بعد مولانا ایک ٹھوس مثال پیش کر کے اس کے نتائج کا ذکر فرماتے ہیں جو حسب ذیل ہے:۔

"ہمارا سب سے بڑا روگ ہمارا افلاس اور ہمارا ناپاک لقمہ ہے۔ یہی دو چیزیں ہیں جن سے عیسائی مشنری فائدہ اٹھاتے ہیں اور ان سے بھی زیادہ ان کا غریب و نادار آبادی سے حسن سلوک ہے۔ جس قدر محبت اور ہمدردی کے ساتھ یہ یہاں کی غریب عورتوں اور بچوں سے ملتے ہیں وہ قابل رشک چیز ہے یہ واقعہ ہے کہ جس قدر لطف و محبت کا اظہار یہ لوگ کرتے ہیں اس کا عشر عشیر ہمارے علماء اور مبلغین میں تلاش کرنا کبریت احمر کی تلاش ہوگی۔ یہ لوگ اب اخباروں کی شورش سے خائف ہیں اس لئے نہایت پوشیدگی سے کام کرتے ہیں۔ اول تو ان کے مکان ہی عین پہاڑوں کے وسط میں ہیں پھر ان کی نرسیں اور پادری صبح و شام دو دو تین تین کی ٹولیوں میں بستی سے دور پہاڑوں میں نکل جاتے ہیں۔ جہاں دو چار بچے یا لڑکیاں یا عورتیں مل گئیں ان کو لے کر بیٹھ گئے اور ان سے باتیں کرنے لگے۔

ایک سرکاری چپڑاسی کی بیوی یا شاید بیوی کی بہن بیمار ہوتی ہے وہ اسے سرکاری ہسپتال لے جاتا ہے اس کی طرف کما حقہ توجہ نہیں کی جاتی حالانکہ ہسپتال میں ڈاکٹروں کو تنخواہ اسی غرض سے ملتی ہے لیکن ان کے دل اس جذبۂ محبت سے خالی ہوتے ہیں۔ مریضہ کی حالت خراب سے خراب تر ہو جاتی ہے ایک روز یورپین نرس سے ملاقات ہو جاتی ہے وہ اس مریضہ کو دیکھتی ہے نسخہ لکھ دیتی ہے اور کہتی ہے یہ نسخہ کوئٹہ سے ملے گا۔ ہم منگوائے دیتے ہیں، ایک ہفتہ میں آ جاتا ہے۔

یہ ان کا طریق کار ہے۔ اب اس طریق کار کا ایک نتیجہ ملاحظہ ہو:۔

کوئٹہ کے بابو محلہ میں ایک پورا خاندان پٹھانوں کا عیسائی ہو جاتا ہے۔ یہ چار بھائی ہیں چاروں اپنے پورے اہل و عیال کے ساتھ عیسائی ہو گئے ہیں اور کسی مسلمان اور حکومت کے کسی افسر کے کان پر جوں نہیں رینگتی۔

ع۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

(الاعتصام مورخہ $\frac{9}{62}$۲۱ صفحہ ۶)

آپ اہل علم حضرات سے مایوس ہو کر تعلیم یافتہ طبقہ سے اپیل کرتے ہیں:۔

"علماء کرام کی خدمت میں ہم ضرور درخواست کریں گے کہ وہ اس طرف توجہ فرمائیں مگر ان کی دوسری مشغولیتیں اس قدر زیادہ ہیں کہ انہیں اس قسم کی تکلیف دینا شاید ان کے لئے تکلیف مالا یطاق ہو۔ اس لئے ہم اپنے جدید تعلیم یافتہ طبقہ کی خدمت میں پُرزور درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس کام کے لئے میدان عمل میں نکل آئیں۔ اسلام ان میں سے ہر ایک سے توقع رکھتا ہے کہ وہ اپنا فرض انجام دیں۔

حکومت تو خود چند نکولائی کے عوض انہیں زمین دیتی ہے، اور اب وہ کوشاں ہیں کہ ایک بڑا قطعہ اراضی حکومت سے حاصل کریں تاکہ وہاں اپنی کالونی بنائیں اور بلوچستان میں ایک مرکز قائم کر دیں۔ اس میں ہسپتال بھی ہو، ہوم بھی ہو، فری سکول بھی ہو۔

ع۔ وائے گر پس امروز بود فردائے

(الاعتصام $\frac{1}{62}$۲۱ صفحہ ۶)

یہی وہ بلوچستان ہے جس کے متعلق احمدیوں کو علماء حضرات نے سخت مورد الزام ٹھہرایا تھا کہ وہ اس ملک کو اپنا بیس بنانا چاہتے ہیں۔ ان سے یہ کہو ان سے ورکرو۔ مگر یہ تو ایک جداگانہ مسئلہ ہے۔ ہم یہاں جو بات دکھانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ یہ بات غلط ہے کہ مسلمانوں کے مقابلہ میں عیسائی مشنوں کو صرف اس لئے کامیابی حاصل ہو رہی ہے کہ انہیں متمول ممالک کی امداد حاصل ہے مندرجہ بالا اقتباسات سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اصل کام ان پادریوں کی قربانیاں ہیں۔ محض روپیہ کچھ بھی چیز نہیں ہے۔ یہ ان کے کام کی طفیل ہے کہ خود حکومت پاکستان ان کی مدد کر رہی ہے اور ہمارے مسلمان کہلانیوالے اہل علم حضرات صرف اعتراض ہی کر سکتے ہیں کام کچھ نہیں کر سکتے۔ یہی بات ہے جس کی طرف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو توجہ دلائی ہے جس کا حوالہ ہم نے شروع میں دیا ہے۔ اگر احمدی اپنے اس دعویٰ میں سچے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو احیائے اسلام کے لئے کھڑا کیا ہے تو انہیں ان پادریوں سے بھی بڑھ کر جانی قربانیاں کرنی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ "قربانی" فی نفسہٖ آپ ہی اپنا اجر ہے۔ ہم عیسائیت کو غلط دین سمجھتے ہیں لیکن عیسائی مشنریوں کی "قربانیاں" اس غلط مذہب کو بھی تقویت کا باعث بن رہی ہیں۔ قربانی کی یہ تاثیر ہے۔ اس سے ہمیں عبرت حاصل کرنی چاہئیے کہ اگر اسلام سچا دین ہے تو اس کے لئے ہمیں جانی قربانیوں کی کتنی ضرورت ہے۔ ہمیں عیسائیوں پر اعتراض کرنے کی بجائے ان کے مقابلہ میں اپنی زندگیاں دین کے لئے وقف کرنی چاہئیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پر بہت زور دیا ہے۔ آپ کے خلفاء نے بھی خاص کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آٹھویں مطالبہ میں "وقف" کی کئی ٹھوس عملی صورتیں پیش کی ہیں جس سے کوئی احمدی باہر نہیں رہ سکتا۔ حتیٰ کہ ملازم پیشہ لوگ بھی اپنی رخصتیں وقف کر سکتے ہیں۔ بے شک احمدیوں نے مسلمانوں میں اس کی اچھی مثالیں پیش کی ہیں مگر یہ کام اتنا تھوڑا ہے کہ اس کو آٹے میں نمک...

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

# احمدیت کا پیغام

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

۲

## احمدیوں کے متعلق بعض شکوک کا ازالہ

ختم نبوت کے متعلق احمدیوں کا عقیدہ | مذکورہ بالا ناواقف گروہ میں سے بعض لوگ یہ خیال بھی

کرتے ہیں کہ احمدی ختم نبوت کے قائل نہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ محض دھوکے اور ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ جب احمدی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور کلمہ شہادت پر یقین رکھتے ہیں تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ ختم نبوت کے منکر ہوں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ مانیں۔ قرآن کریم میں صاف طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (احزاب ع۵)

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی جوان مرد کے باپ نہ ہیں نہ آئندہ ہونگے لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ قرآن کریم پر ایمان رکھنے والا آدمی اس آیت کا انکار کس طرح کر سکتا ہے۔ پس احمدیوں کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ خاتم النبیین نہیں تھے جو کچھ احمدی کہتے ہیں وہ صرف یہ ہے۔ کہ خاتم النبیین کے وہ معنی جو اس وقت مسلمانوں میں رائج ہیں۔ نہ تو قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیت پر چسپاں ہوتے ہیں اور نہ ان سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور شان اس طرح ظاہر ہوتی ہے جس عزت اور شان کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے۔ اور احمدی جماعت خاتم النبیین کے وہ معنی کرتی ہے۔ جو عربی لغت میں عام طور پر متداول ہیں۔ اور جن معنوں کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور بعض دوسرے صحابہ تائید کرتے ہیں۔ اور جن سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اور آپ کی منزلت بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور تمام بنی نوع انسان پر آپ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے پس احمدی ختم نبوت کے منکر نہیں بلکہ ختم نبوت کے ان معنوں کے منکر ہیں جو عام مسلمانوں میں موجودہ زمانہ میں غلطی سے رائج ہو گئے ہیں ورنہ ختم نبوت کا انکار تو کفر ہے اور احمدی خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہیں اور اسلام پر چلنا ہی نجات کا واحد ذریعہ سمجھتے ہیں

انہی ناواقف لوگوں میں سے بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ احمدی قرآن شریف پر پورا ایمان نہیں رکھتے بلکہ صرف چند سیپاروں کو مانتے ہیں۔ چنانچہ مجھے حال ہی میں کوئٹہ میں دو رجسٹرڈ آدمیوں نے ملکر بتایا کہ ہمیں علماء نے یہ بتایا ہے کہ احمدی سارے قرآن کو نہیں مانتے۔ یہ بھی ایک اتہام ہے جو احمدیت کے دشمنوں نے احمدیت پر لگایا گیا ہے۔ احمدیت قرآن کریم کو ایک نہ تبدیل ہونے والی اور نہ منسوخ ہونے والی کتاب قرار دیتی ہے۔ احمدیت بسم اللہ کی ب سے لیکر والناس کی س تک ہر ایک حرف اور ہر ایک لفظ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے سمجھتی ہے۔ اور قابل عمل تسلیم کرتی ہے

## احمدیوں کا فرشتوں کے متعلق عقیدہ

انہی ناواقف لوگوں میں سے بعض لوگ یہ الزام لگاتے ہیں کہ احمدی فرشتوں اور شیطان کے قائل نہیں۔ یہ الزام بھی محض اتہام ہے فرشتوں کا ذکر بھی قرآن کریم میں موجود ہے اور شیطان کا ذکر بھی قرآن کریم میں موجود ہے جن چیزوں کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے قرآن کریم پر ایمان کا دعوے کرتے ہوئے ان چیزوں کا انکار احمدیت کر ہی کس طرح سکتی ہے۔ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے فرشتوں پر پورا ایمان رکھتے ہیں۔ بلکہ احمدیت سے جو برکات ہمیں حاصل ہوئی ہیں۔ ان کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ ہم فرشتوں پر ایمان لاتے ہیں بلکہ ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ فرشتوں کے ساتھ قرآن کریم کی مدد سے تعلق بھی پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اور ان سے علوم روحانیہ بھی سیکھے جا سکتے ہیں۔

خود راقم الحروف نے کئی علوم فرشتوں سے سیکھے۔ مجھے ایک دفعہ ایک فرشتہ نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر پڑھائی۔ اور اس وقت سے لیکر اس وقت تک سورۃ فاتحہ کے اس قدر مطالب مجھ پر کھلے ہیں کہ ان کی حد ہی کوئی نہیں۔ اور میرا دعوے ہے کہ کسی مذہب و ملت کا آدمی روحانی علوم میں سے کسی مضمون کے متعلق جو کچھ اپنی ساری کتاب میں سے نکال سکتا ہے اس سے بڑھ کر مضامین خدا تعالیٰ کے فضل سے میں صرف سورۃ فاتحہ سے نکال سکتا ہوں۔ مدتوں سے اہل دنیا کو یہ چیلنج دے رہا ہوں۔ مگر آج تک کسی نے اس چیلنج کو قبول نہیں کیا۔ ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت۔ توحید الٰہی کا ثبوت۔ رسالت اور اس کی ضرورت۔ شریعت کاملہ کی علامات اور بنی نوع انسان کے لئے اس کی ضرورت۔ دعا۔ تقدیر۔ حشر و نشر۔ جنت و دوزخ۔ ان تمام مضامین پر سورۃ فاتحہ سے ایسی روشنی پڑتی ہے۔ کہ دوسری کتب کے سینکڑوں صفحات بھی اتنی روشنی انسان کو نہیں پہنچاتے۔ پس فرشتوں کے انکار کا کوئی سوال ہی نہیں۔ احمدی تو فرشتوں سے فائدہ اٹھانے کا بھی مدعی ہے۔ باقی رہا شیطان سو شیطان تو ایک گندی چیز ہے۔ اس پر ایمان لانے کا سوال ہی کوئی نہیں۔ ہاں اس کے وجود کا علم ہمیں قرآن کریم سے حاصل ہوتا ہے اور ہم اس کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور نہ صرف تسلیم کرتے ہیں بلکہ یہ بھی سمجھتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے ہمارے ذمہ یہ کام لگایا ہے کہ ہم شیطان کی طاقت کو توڑیں۔ اور اس کی حکومت کو مٹائیں۔ شیطان کو بھی میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ اور ایک دفعہ تو میں نے اس سے کشتی بھی کی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی مدد سے اور کلمات تعوذ کی برکت سے اس کو شکست بھی دی ہے۔ اور ایک دفعہ خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ جس کام کے لئے تم مقرر کئے جاؤ گے۔ اس کے رستہ میں شیطان اور اس کی اولاد بہت سی روکیں ڈالے گی۔ تم اس کی روکوں کی پرواہ نہ کرنا اور یہ فقرہ کہتے ہوئے بڑھتے چلے جانا کہ "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" تب میں اس جہت کو چلا جس جہت کی طرف جانے کا خدا تعالیٰ نے مجھے ارشاد فرمایا تھا اور میں نے دیکھا کہ شیطان اور اس کی اولاد مختلف طریق سے مجھے دھمکانے اور ڈرانے کی کوشش کرتے تھے۔ بعض جگہ خالی دھڑ آجاتے تھے۔ بعض جگہ شیطان شیروں اور چیتوں کی شکل بنا کر یا ہاتھیوں کی شکل بنا کر آتا تھا۔ مگر الٰہی حکم کے ماتحت میں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ اور یہی کہتے ہوئے بڑھتا چلا گیا کہ "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ۔ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ"۔ جب میں یہ فقرہ پڑھتا تھا شیطان اور اس کی اولاد بھاگ جاتی تھی۔ اور میدان صاف ہو جاتا تھا مگر تھوڑی دیر کے بعد وہ پھر ایک نئی شکل اور نئی صورت میں میرے سامنے آتا تھا۔ مگر اس دفعہ بھی یہی حربہ اس کے مٹانے میں کافی ہو جاتا تھا۔ حتیٰ کہ منزل مقصود آگئی اور شیطان کلی طور پر میدان چھوڑ کر بھاگ گیا۔ اس رؤیا کی بنا پر ہی میں نے اپنی تمام اہم تحریروں پر سر نامہ سے اوپر "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" کا فقرہ لکھا کرتا ہوں۔ پس ہم ملائکہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور شیطان کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ احمدی معجزات کے منکر ہیں۔ یہ بھی واقعات کے خلاف ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات تو الگ رہے ہم تو اس بات کے بھی قائل ہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے اتباع کو بھی اللہ تعالیٰ معجزات عطا فرماتا ہے۔ قرآن کریم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات سے بھرا ہوا ہے اور ان کا انکار ایک ازلی ابدی اندھا ہی کر سکتا ہے۔

## نجات کے متعلق احمدیوں کا عقیدہ

بعض لوگ احمدیت کے متعلق اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ احمدیہ عقیدہ کی رو سے احمدیوں کے سوا باقی تمام لوگ جہنمی ہیں۔ یہ بھی محض ناواقفیت یا دشمنی کا نتیجہ ہے۔ ہمارا ہرگز یہ عقیدہ نہیں کہ احمدیوں کے سوا باقی تمام لوگ جہنمی ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی احمدی ہو لیکن وہ جہنمی ہو جائے۔ جس طرح یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی احمدی نہ ہو۔ اور وہ جنت میں چلا جائے کیونکہ جنت صرف منہ کے اقرار کا نتیجہ نہیں۔ جنت بہت سی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے نتیجہ میں ملتی ہے۔ اسی طرح دوزخ صرف منہ کے انکار کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ دوزخ کا شکار بننے کے لئے بہت سی شرطیں ہیں۔ کوئی انسان دوزخ میں نہیں جا سکتا۔ جب تک اس پر حجت تمام نہ ہو۔ خواہ وہ بڑی سے بڑی صداقت کا منکر کیوں نہ ہو۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بچپن میں مر جانے والے یا بلند پہاڑوں میں رہنے والے یا جنگلوں میں رہنے والے یا اتنے بڈھے جن کی سمجھ ماری گئی ہو۔ یا پاگل جو عقل سے کورے ہوں ان لوگوں سے مواخذہ نہیں ہوگا۔ بلکہ خدا تعالیٰ قیامت کے دن ان لوگوں کی طرف دوبارہ نبی مبعوث فرمائے گا اور ان کو سچ اور جھوٹ کے پہچاننے کا موقعہ دیا جائے گا۔ تب جس پر اتمام حجت ہو گی۔ وہ دوزخ میں جائے گا۔ اور جو ہدایت قبول کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔

پس یہ غلط ہے کہ احمدیوں کے نزدیک ہر وہ شخص جو احمدیت میں داخل نہیں ہوتا۔ وہ دوزخی ہے۔ نجات کے متعلق ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ہر وہ شخص جو صداقت کے سمجھنے سے گریز کرتا ہے۔ اور یہ کوشش کرتا ہے۔ کہ صداقت اس کے کان میں نہ پڑے۔ تاکہ اسے ماننی نہ پڑے۔ یا جس پر اتمام حجت ہو جائے۔ مگر پھر بھی ایمان نہ لائے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ لیکن ایسے شخص کو بھی اگر خدا تعالیٰ چاہے تو معاف کر سکتا ہے اس کی رحمت کی تقسیم ہمارے ہاتھ میں نہیں۔ ایک غلام اپنے آقا کو سخاوت سے باز نہیں رکھ سکتا۔ خدا تعالیٰ ہمارا آقا ہے اور ہمارا بادشاہ ہے۔ اور ہمارا خالق ہے اور

ہمارا مالک ہے اگر اس کی حکمت اور اس کا علم اور اس کی رحمت کسی ایسے شخص کو بھی بخشنا چاہے جس کی عام حالات کے مطابق بخشش ناممکن نظر آتی ہو تو ہم کون ہیں جو اس کے ہاتھ کو روکیں اور ہم کون ہیں جو اس کو بخشش سے باز رکھیں

نجات کے متعلق تو احمدیت کا عقیدہ اتنا وسیع ہے کہ اس کی وجہ سے بعض مولویوں نے احمدیوں پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے یعنی ہم لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ کوئی انسان بھی دائمی عذاب میں مبتلا نہیں ہوگا نہ مومن نہ کافر کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رحمتی وسعت کل شیئ میری رحمت نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے اور فرماتا ہے کہ امہ ھاویۃ کافر اور دوزخ کی آپس کی نسبت ایسی ہی ہوگی جیسے عورت اور اس کے بچہ کی ہوتی ہے اور پھر فرماتا ہے کہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (ذاریات) تمام جن و انس کو میں نے اپنا عبد بنانے کے لئے پیدا کیا ہے ان اور ایسی ہی اور بہت سی آیات کے ہوتے ہوئے ہم کیونکر مان سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی رحمت آخر دوزخیوں کو نہیں ڈھانپ لے گی اور دوزخی جہنم کے رحم سے کبھی بھی خارج نہ ہوگا اور وہ بندے جن کو خدا تعالیٰ نے اپنا عبد بنانے کے لئے پیدا کیا تھا وہ دائمی طور پر شیطان کے عبد رہیں گے اور خدا تعالیٰ کے عبد نہیں بنیں گے اور خدا تعالیٰ کی محبت بھری آواز کبھی بھی ان کو مخاطب کر کے یہ نہیں کہے گی کہ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی آ میرے بندوں میں داخل ہو کر میری جنت میں داخل ہو جاؤ!

## احمدیوں کا احادیث پر ایمان

بعض لوگ اس وہم میں مبتلا ہیں کہ احمدی حدیثوں کو نہیں مانتے اور بعض لوگ یہ الزام لگاتے ہیں کہ احمدی آئمہ فقہا کو نہیں مانتے یہ دونوں باتیں غلط ہیں احمدیت تقلید و عدم تقلید کے مسئلہ میں بین بین راہ اختیار کرتی ہے احمدیت کی تعلیم یہ ہے کہ جو بات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو اس کے بعد کسی اور انسان کی آواز کو سننا محمد رسول اللہ کی ہتک ہے آقا کے ہوتے ہوئے کسی غلام کی آواز نہیں سنی جا سکتی استاد کی موجودگی میں کسی شاگرد سے سبق نہیں لیا جا سکتا آئمہ فقہا خواہ کتنے بڑے ہوں بہر حال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگرد اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں اُن کی تمام عزت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں تھی ان کی تمام شان محمد رسول اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں تھی پس جب کوئی بات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو جائے اور اس کی علامت یہ ہے کہ وہ قول جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا جائے قرآن کریم کے مطابق ہو تو وہ بات ایک آخری فیصلہ ہے ایک نہ ٹلنے والا حکم ہے اور کوئی شخص اس بات کا حق نہیں رکھتا کہ وہ اس حکم کو رد کرے یا اس کے خلاف زبان کھولے لیکن چونکہ حدیث کے راوی انسان ہیں اور ان میں نیک بھی ہیں اور بد بھی ہیں اور اچھے حافظوں والے بھی ہیں اور برے حافظوں والے بھی ہیں اور اچھے ذہن والے بھی ہیں اور کند ذہن بھی ہیں اگر کوئی ایسی حدیث ہو جس کا مفہوم قرآن کریم کے خلاف ہو تو چونکہ ہر ایک حدیث قطعی نہیں بلکہ خود ائمہ حدیث کے مسلمات کے مطابق بعض حدیثیں قطعی ہیں بعض عام درجہ کی ہیں بعض مشکوک اور ظنی ہیں اور بعض وضعی ہیں اس لئے قرآن کریم جیسی قطعی کتاب کے مقابلہ میں جو حدیث آجائے گی اس کو تسلیم نہیں کیا جائے گا مگر جہاں قرآن کریم کی بھی کوئی نص صریح موجود نہ ہو اور حدیث بھی ایسے ذرائع سے ثابت نہ ہو جو یقین اور قطعیت تک پہنچاتے ہوں یا حدیث کے الفاظ ایسے ہوں کہ ان سے کئی معنے نکل سکتے ہوں تو اس وقت یقیناً ائمہ فقہا جنہوں نے اپنی عمریں قرآن کریم پر اور احادیث پر غور اور تدبر کرنے میں صرف کر دی ہیں اجتہاد کرنے کے مستحق ہیں اور ایک عامی آدمی جس نے نہ قرآن پر غور کیا ہے نہ حدیث پر غور کیا ہے یا جس کا علم اور تفقہ اس قابل ہی نہیں ہے کہ وہ غور کر سکے اس کا حق نہیں کہ وہ یہ کہے کہ امام ابوحنیفہؒ یا امام احمدؒ یا امام شافعیؒ یا امام مالکؒ یا دوسرے آئمہ دین کو کیا حق ہے کہ ان کی بات کو مجھ سے زیادہ وزن دیا جائے میں بھی مسلمان ہوں اور وہ بھی مسلمان اگر ایک عامی آدمی اور ایک ڈاکٹر کا مرض کے متعلق اختلاف ہو تو ایک ڈاکٹر کی رائے کو عامی کی رائے پر ترجیح دی جاتی ہے اور قانون میں اختلاف ہو تو ایک وکیل کی رائے کو غیر وکیل کی رائے پر ترجیح دی جاتی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ دینی معاملات میں ان ائمہ کی رائے کو ترجیح نہ دی جائے جنہوں نے اپنی عمریں قرآن کریم اور حدیث پر تدبر کرنے میں صرف کر دی ہوں اور جن کے ذہنی قویٰ بھی دوسرے لاکھوں آدمیوں سے اچھے ہوں اور جن کے تقویٰ اور جن کی طہارت پر خدائی سلوک نے مہر لگا دی ہو غرض احمدیت نہ کلی طور پر اہل حدیث کی بات کی تائید کرتی ہے نہ کلی طور پر مقلدین کی تائید کرتی ہے احمدیت کا سیدھا سادہ عقیدہ اس بارہ میں وہی ہے جو حضرت امام ابو حنیفہؒ کا تھا کہ قرآن کریم سب سے مقدم ہے اس سے اتر کر احادیث صحیحہ ہیں اور اس سے اتر کر ماہرین فن کا استدلال اور اجتہاد ہے اسی عقیدہ کے مطابق احمدی بعض دفعہ اپنے آپ کو حنفی بھی کہتے ہیں جس کے معنے یہ بھی ہوتے ہیں کہ امام ابو حنیفہؒ نے جو اصل مذہب کا بیان فرمایا ہے ہم اس کو صحیح تسلیم کرتے ہیں اور بعض دفعہ احمدی اپنے آپ کو اہل حدیث بھی کہہ دیتے ہیں کیونکہ احمدیت کے نزدیک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول جب وہ ثابت اور روشن ہو تمام بنی نوع انسان کے اقوال پر فوقیت رکھتا ہے حتیٰ کہ تمام آئمہ کے مجموعی اقوال پر بھی فوقیت رکھتا ہے۔ (باقی)

## سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ میں داخلہ کے ٹکٹ

مقام اجتماع میں خدام کے لئے ایک ٹکٹ حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ بغیر ٹکٹ کے کسی کو مقام اجتماع میں داخل نہیں کیا جاتا۔ اس سلسلہ میں مرکز کی طرف سے ایک فارم مقرر ہے۔ یہ فارم ہر خادم پُر کر کے اجتماع کے موقع پر ساتھ لاتا ہے اور دفتر بیرون میں (جو مقام اجتماع کے گیٹ کے ساتھ ہوتا ہے) دے کر ٹکٹ حاصل کرتا ہے۔ مجالس کی سہولت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جس قدر خدام ان کی مجلس کی طرف سے اجتماع میں شامل ہو رہے ہوں (کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ خدام شریک ہوں) اتنی تعداد میں مرکز سے فارم منگوا لیں تا اجتماع کے موقعہ پر ٹکٹ کے حصول میں سہولت رہے۔ اجتماع میں شامل ہونے والے ہر خادم کے لئے یہ فارم پُر کرنا ضروری ہے۔ اضلاع۔ علاقائی اور نمائندگان کوئی بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔

(منتظم دفتر بیرون سالانہ اجتماع ۱۹۶۲ء)

## "خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اکیسواں سالانہ اجتماع"

### ۱۹، ۲۰، ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء

ہمارا سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا تاریخوں پر منعقد ہوگا۔ جملہ مجالس سے توقع کی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ خدام کو شریک کر کے اپنی زندگیوں کو اسلامی رنگ میں ڈھالنے کے لئے عملی تربیت حاصل کریں گی۔

قائدین مقامی و قائدین اضلاع اور قائدین علاقائی اس بارہ میں خدام کو خاص توجہ دلائیں اور ذاتی طور پر شامل ہوں۔ موسم کے مطابق بستر اور دیگر ضروری اشیاء بھی ہمراہ لانا ضروری ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

## لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

کے برابر بھی نہیں کہا جا سکتا۔ ہر احمدی بچے جوان بوڑھے عورت اور مرد کو تبلیغ و اشاعت دین کے لئے اپنی جان کی بازی لگا دینی چاہیئے۔ ہر ایک کو ایک دوسرے کا منہ دیکھنے کی بجائے اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے۔ اس کو صرف یہ سوچنا چاہیئے کہ ہمارا امام ہم سے کیا مطالبہ کرتا ہے۔

سچی بات یہ ہے کہ اگر یہاں عیسائیت کو کوئی فروغ ملا ہے تو اس کی ذمہ داری دوسرے مسلمان اہل علم حضرات پر نہیں پڑتی بلکہ اس کی ذمہ داری احمدیوں پر پڑتی ہے کیونکہ ان کا ادعا ہے کہ وہ دنیا سے موجودہ عیسائیت کا خاتمہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑے ہوئے ہیں دوسرے جو کرتے ہیں یا نہیں کرتے اس سے ہمیں کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہمیں تو صرف یہ دیکھنا چاہیئے کہ ہمارا فرض کیا ہے۔ یاد رکھیئے یہ صرف احمدیوں کا فرض ہے کہ وہ دنیا میں صحیح دین کو قائم کریں اس لئے یہ ان کا ہی فرض ہے کہ پاکستان سے ہی نہیں بلکہ ساری دنیا سے غلط مذہب یعنی عیسائیت کا قلع قمع کریں اور ایسا ہو نہیں سکتا جب تک ہم اپنے خلیفہ کی آواز پر لبیک کہہ کر اور اپنی جانیں ہتھیلیوں پر لے کر نہ نکل پڑیں۔

## ولادت

مورخہ ۹؍۱۰؍۶۲ مکرم جمال الدین صاحب چوکیدار دفتر انصار اللہ مرکزیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرماویں اللہ تعالیٰ نومولود کی عمر دراز کرے اور خادم دین بنائے۔ نیز چونکہ بچہ آپریشن سے ہوا ہے اس لئے بچے کی والدہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے بھی دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اسحٰق ربوہ)

## درخواست دعا

خاکسار کے ماموں صاحب عرصہ دراز سے دمہ کی مرض میں مبتلا چلے آ رہے ہیں جس کے باعث وہ کسی قسم کا کاروبار کرنے سے عاجز ہیں۔ لہٰذا صحابہ کرام، درویشان قادیان اور دیگر احباب و بزرگان سلسلہ سے دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے مکمل طور پر شفا بخشے۔ (محمد اسلم شاد دفتر بیت المال صدر انجمن)

# انصار اللہ کا آٹھواں سالانہ اجتماع

منعقدہ

## ۲۶، ۲۷، ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۲ء

از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ

الحمد للہ کہ سالانہ اجتماع انصار اللہ کے مبارک ایام اب پھر قریب آ گئے ہیں۔ امسال ہمارے اس خالص دینی اور تربیتی اجتماع کے انعقاد کیلئے ۲۶، ۲۷، ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۲ء (بروز جمعہ ۔ ہفتہ ۔ اتوار) کی تاریخیں مقرر ہیں۔ ان تاریخوں میں ہمارا یہ آٹھواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کی مخصوص روایات کے ساتھ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ اس میں شمولیت انصار اللہ کیلئے تزکیہ نفوس اور تطہیر قلوب کی دولت سے مالا مال کرنے کا موجب ہوا کرتی ہے اور اس میں شامل ہونیوالے خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے قلوب میں نمایاں تغیر اور اپنی زندگی میں واضح تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ ایسے بابرکت اجتماع میں شمولیت سعادت عظمیٰ کا درجہ رکھتی ہے اس کی عظیم الشان برکات کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ خدام بھی اس میں نہایت ذوق و شوق سے شریک ہوتے اور اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانیکی کوشش کرتے ہیں۔ انصار اللہ کا بدرجہ اولیٰ یہ فرض ہے کہ وہ اس روحانی تربیت کے انمول موقعہ سے فائدہ اٹھانے کیلئے اس اجتماع میں آپ خود بھی تشریف لائیں اور نمائندگان شوریٰ کے علاوہ دیگر دوستوں کو بھی بکثرت ہمراہ لائیں۔

شوریٰ انصار اللہ میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے اگر اس وقت تک کوئی مجلس نمائندگان کے اسماء گرامی سے دفتر کو اطلاع نہیں دے سکی ہو تو اطلاع جلد بھجوا دی جائے۔ منتخب نمائندگان کے علاوہ صحابہ کرام اور زعیم ۔ زعیم اعلیٰ ۔ ناظم ۔ ناظم اعلیٰ بحیثیت عہدہ شوریٰ کے نمائندے ہونگے۔

**مرزا ناصر احمد صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ**

# اعلیٰ معیار کو برقرار رکھنے کا عزم

مکرمی ملک منور احمد صاحب مجاہد سیکرٹری تحریک جدید گنج مغلپورہ اطلاع دیتے ہیں کہ:

ہماری جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ کا کل وعدہ امسال بیست و ہشتم سال مبلغ ۲۰۹۶/- روپے ہے جس میں سے مبلغ ۸۹۶/- ۱۳ ستمبر ۶۲ء تک ادا ہو چکے ہیں باقی مبلغ ۱۲۰۰/- روپے اہم واجب الادا ہیں جن کے لئے کوشش تیز کر دی گئی ہے تاکہ اکتوبر کے ختم ہونے سے پیشتر مبلغ ۱۲۰۰ کا بقایا ادا ہو جائے۔ جن جماعتوں کی طرف سے سال ۲۶ کی نیہ ورقم ابھی تک واجب الادا ہے وہ کوشش کریں کہ اکتوبر کے ختم ہونے سے پیشتر اپنی پوری جماعت کا وعدہ ادا کر دیں تاکہ وہ سال نو میں پیسے سے جلد توجہ کر حصہ لے سکیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

# تعلیم الاسلام کالج یونین کے صدر کی طرف سے دعا کی درخواست

مکرم انور شاہ صاحب احمد ترمذی صدر کالج یونین ربوہ اپنے انتخاب کی خوشی میں مساجد ممالک بیرون کے لئے پندرہ روپے ادا کرتے ہوئے دعا کی درخواست کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ ہماری یونین کو ہمیشہ از پیشتر کامیابیوں سے نوازے اور یونین کے ممبر عہدیداران کو پوری تندہی سے یونین کی سربلندی کے لئے کام کرنے کی توفیق دے۔"

شکر اللہ کی یہ رسم اور یونین کے لئے دعا کی درخواست ہمارے کالج کے دینی ماحول کی عکاسی کر رہی ہے اللہ تعالیٰ اس کالج کے طلباء کو ان کے نیک عزائم میں کامیابی بخشے آمین۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

# امتحان ڈپلوما نصرت انڈسٹریل سکول ۶۲ء

اس دفعہ کل بارہ لڑکیوں نے امتحان دیا جن میں سے نو پاس ہوئیں نتیجہ ۷۵ فیصد رہا اس کے علاوہ دو لڑکیوں نے ڈبل ڈپلوما کیا جن کا نتیجہ ۱۰۰ فیصد رہا۔

| رول نمبر | نام | حاصل کردہ نمبر | رول نمبر | نام | حاصل کردہ نمبر |
|---|---|---|---|---|---|
| ۶۱۳ | بشریٰ غلام محی الدین | ۱۷۴ | ۶۱۹ | ماجدہ | ۱۷۳ |
| ۶۱۴ | عذرا نعیم | ۱۷۱ | ۶۲۲ | نذیر بیگم | ۱۹۸ |
| ۶۱۵ | امۃ القیوم | ۱۸۷ | ۶۲۴ | امۃ المتین تقی | ۱۶۴ |
| ۶۱۶ | امۃ الحمید | ۱۶۱ | | | |
| ۶۱۷ | امۃ المجید | ۱۷۶ | ۸۵۷ | سردار بیگم (ڈبل ڈپلوما) | |
| ۶۱۸ | رشیدہ علم دین | ۱۸۵ | ۸۵۹ | طاہرہ | ″ |

: انچارج انڈسٹریل سکول :

## دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ جان بی بی صاحبہ بنت قادر بخش صاحب مرحوم ساکنہ بہادر حسین تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور مورخہ ۹/۹/۶۲ کو بقضائے الٰہی فوت ہو گئی ہیں مرحومہ موصیہ تھیں۔ جنازہ میں بہت کم احمدی شامل ہوئے ہیں اس لئے درخواست ہے کہ احباب ان کا نماز جنازہ غائب ادا فرمائیں اور ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ (حشمت بی بی۔ دختر جان بی بی مرحومہ نارو وال ضلع سیالکوٹ)

## دعائے نعم البدل

برادرم اخویم اصغر علی صاحب بھٹی ساکن چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کا اکلوتا بچہ بعمر ۱½ سال مورخہ ۱۳ ستمبر کو ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد اپنے مولائے حقیقی کو جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ درویشان قادیان و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کو اور دیگر لواحقین کو صبر کی توفیق بخشے اور اپنے فضل سے اس کا نعم البدل عطا فرمائے (ملک سلطان احمد مجاہد۔ معلم وقف جدید چک چٹھہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے (مینیجر)

# تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

سیدنا حضرت اقدس خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے اس سلسلہ میں جن مخلصین نے پانچ یا پانچ روپیہ سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| ۵۹۱ | مکرم مبارک احمد صاحب طاہر حیدر آباد دکن انڈیا | ۵ روپے |
| ۵۹۲ | احباب جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین بذریعہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب | ۷ ″ |
| ۵۹۳ | ″ ″ ایبٹ آباد بذریعہ مکرم محمد اعظم صاحب | ۳۸ ″ |
| ۵۹۴ | مکرم شیخ شریف احمد صاحب سرگودھا حال کراچی | ۵ ″ |
| ۵۹۵ | ″ مفتی حامد حسین صاحب محلہ دارالبرکات ربوہ | ۵ ″ |
| ۵۹۶ | احباب جماعت احمدیہ مری بذریعہ مکرم منیر احمد صاحب | ۱۰ ″ |
| ۵۹۷ | ″ ″ کوئٹہ بذریعہ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر | ۲۵ - ۵۵ ″ |
| ۵۹۸ | مکرم شیخ نور الحق صاحب دارالبرکات ربوہ | ۵ ″ |
| ۵۹۹ | ″ مرزا عبد الرؤف صاحب کیمل پور | ۱۰ ″ |
| ۶۰۰ | ″ ڈاکٹر شریف احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ | ۱۰ ″ |
| ۶۰۱ | ″ سید محمد ظفر صاحب گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ | ۵ ″ |
| ۶۰۲ | ″ فضل محمد صاحب ڈونگہ مولیا جٹاں آزاد کشمیر | ۱۰ ″ |
| ۶۰۳ | ″ منیر احمد خان صاحب پبی ضلع پشاور | ۲۵ - ۷ ″ |
| ۶۰۴ | جماعت احمدیہ بھوآنہ بذریعہ مکرم جناب احمد علی صاحب | ۱۰ ″ |
| ۶۰۵ | مکرم جناب غلام رسول صاحب زیگری ضلع گوجرانوالہ | ۵ ″ |
| ۶۰۶ | ″ میاں محمود احمد صاحب زرگر روڈالہ منڈی ضلع لائل پور | ۹ ″ |
| ۶۰۷ | ″ چوہدری ولایت خان صاحب مرالہ ضلع گجرات | ۵ ″ |
| ۶۰۸ | ″ میاں غلام رسول صاحب ملتان شہر | ۱۰ ″ |
| ۶۰۹ | ″ نذیر احمد صاحب نسیم انسپکٹر بنک پشاور | ۱۰ ″ |
| ۶۱۰ | ″ قریشی محمد صادق صاحب محمد نگر لاہور | ۱۰ ″ |

(وکیل المال اول تحریک جدید)

# ھل جزاء الاحسان الا الاحسان

مرحوم محسنوں کے لئے ایصال ثواب کی قابل قدر مثالیں (فہرست نمبر ۴۴)

ذیل میں ان مخلص بھائیوں اور بہنوں کے اسمائے گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جنہوں نے اپنے مرحوم بزرگوں کو ایصال ثواب کی غرض سے تعمیر مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) میں کم از کم ڈیڑھ سو روپیہ تحریک جدید کو ادا فرمایا ہے فجزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات کو بلند فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔

| | | |
|---|---|---|
| ۱۹۸ | محترمہ مریم نور صاحبہ دارالرحمت غربی ربوہ منجانب خاوند مرحوم ملک عبد الغنی صاحب آف دوالمیال | ۱۵۰ روپے |
| ۱۹۹ | محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم اسحاق منصور صاحب ڈیٹر پنجاب یونیورسٹی لاہور منجانب مرحوم والدین | ۱۵۰ ″ |
| ۲۰۰ | مکرم سید ظہور احمد صاحب ابن ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب دارالرحمت غربی ربوہ منجانب اہلیہ مرحومہ سلیمہ تسنیم صاحبہ بی اے | ۱۵۰ ″ |

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

## درخواست دعا

چوہدری غلام دستگیر صاحب کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں جس کی وجہ سے چوہدری صاحب بڑے پریشان ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین (شیخ محمد یوسف مسجد احمدیہ لائل پور)


## زریں موقع

ممتاز فلور ملز ربوہ ٹھیکہ پر دینا مقصود ہے خواہش مند حضرات خریدنے یا ٹھیکہ پر لینے کے لئے نوید جنرل سٹورز ربوہ سے رجوع فرمائیں۔

المشتہر شیخ ممتاز رسول

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس اکیس روپے ۱۹/-

# نمونہ ہیں خلق رسولِ امیں کے

(منقول از ہفت روزہ شہاب لاہور)

ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایک مدت سے طبقۂ علماء کے کچھ نمایاں اصحاب بعض ایسی سرگرمیوں میں مشغول ہیں جن سے ان کا وقار سخت خطرے میں ہے اور وہ آہستہ آہستہ علماء کی پوری جماعت کی بدنامی کا باعث بن رہے ہیں۔

یہ بھی کوئی مسئلہ ہے کہ حضرت جبریل افضل ہیں یا حضرت ابوبکر صدیق رضی ہمارے اس کسی دور میں اس موضوع کو اہمیت نہیں دی گئی۔ نہ قرآن میں اس کا ذکر نہ احادیث میں اس کا ثبوت فقہا اور علماء میں سے کسی نے اسے کتاب عقائد کا جزو بنانا گوارا نہیں کیا لیکن یہ دیکھ کر ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ بریلوی حضرات کے چوٹی کے علماء اس سلسلے میں بحث و تمحیص میں مشغول ہیں اور علمی متانت سے یکسر بے نیاز ہو کر علی الاعلان کفر کے کفر کے فتوے شائع کئے جا رہے ہیں۔ گوجرانوالہ کے ایک مولوی نے فتویٰ دیا ہے کہ

جو شخص حضرت ابوبکر صدیق رض کو حضرت جبریل سے افضل قرار دیتا ہے وہ کافر ہے نہ صرف کافر ہے بلکہ جو اس کی تکفیر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

کفر کے اس فتویٰ پر جن اصحاب علم و فضل نے مہر تصدیق ثبت کی ہے۔ ان میں مولانا ابوالبرکات سید احمد صاحب لاہور مولانا سردار محمد صاحب لائلپور۔ مفتی اعجاز ولی خاں صاحب لاہور مولانا محمود رضوی الاہور اور مولانا ابو البیان غلام علی اوکاڑہ کے نام شامل ہیں۔ اس فتویٰ کے جواب میں غزالی دوراں اور رازی زمانۂ حال مولانا احمد سعید کاظمی نے "احسن التحریر فی الانجار من التکفیر" کے نام نام سے ایک رسالہ تحریر کیا ہے۔ جس میں انہوں نے ثابت کیا ہے کہ

"اگر مکفر توبہ نہ کرے تو بر تقدیر ثانی وہ خود اپنے حکم سے کافر قرار پائیں گے اس لئے کہ ضروریات دینیہ کے منکر کا کفر انہوں نے خود تحریر فرمایا ہے جو شخص اس میں ادنیٰ شک کرے وہ بھی کافر ہے لہٰذا انہیں خود اپنے کفر کا اعلان کرنا چاہیئے۔"

حضرت کاظمی صاحب کے اس جواب باصواب کی بیس جید علماء نے تصدیق فرمائی ہے۔

علمائے کرام کے ان اہم دینی مشاغل کا ایک دوسرا نمونہ "نماز میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال" سے متعلق ہے۔ مدت ہوئی جب ملک میں لاؤڈ سپیکر نیا نیا سامنے آیا تھا۔ علماء میں یہ بحث پیدا ہوئی کہ آیا اسے نماز کے دوران استعمال کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ مسئلہ کے مختلف پہلو سامنے آنے کے بعد تقریباً تمام مشاہیر علماء نے اس کے جواز پر اتفاق کر لیا لیکن کچھ عرصے سے بریلوی حضرات میں یہ بحث نئے سرے سے پیدا ہو چکی ہے اور اس میں بھی بات علمی دلائل سے آگے بڑھ کر تکفیر و تفسیق تک جا پہنچی ہے۔ ایک بریلوی عالم دین نے لاؤڈ سپیکر کے استعمال کے حق میں "مکبر الصوت" کے نام سے ایک رسالہ تحریر کیا تھا اس کا جواب ایک بہت بڑے مفتی صاحب نے "القول المقبول" کی صورت میں عطا فرمایا ہے اور منطقی اسلوب آزماتے ہوئے بات یہاں آکر توڑی ہے کہ۔

جہری نمازوں میں جہر اور سری نمازوں میں سر واجب ہے جو اس وجوب کے ترک پر اصرار کرے یقیناً گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے اور ایسے فاسق کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

یہ تو بریلوی حضرات کے ان علماء کی حالت ہے جنہیں ان کے حلقے میں امام اہلسنت اور غزالیٔ دوراں سے کم کسی لقب سے یاد کرنا ان کے علم و فضل کی توہین سمجھا جاتا ہے۔ اب آیئے ایک آدھ نمونہ بعض دیوبندی علماء کے جہاد باللسان کا دیکھتے چلیے

پچھلے دنوں "مسئلہ حیات النبی" پر پاکستان کے دیوبندی علماء کی ایک کثیر جماعت جس بری طرح ایک دوسرے سے برسر پیکار رہی ہے اسے اس ملک کی دین پسند آبادی بڑی اذیت اور غم و اندوہ سے دیکھتی رہی ہے

اس زمانے میں بعض مشہور علماء نے ایک دوسرے کو گمراہ، ضال، مضل اور جانے کیا کیا ٹھہرایا ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور نے مولانا غلام اللہ خاں کے ہم خیال علماء کو حسب ذیل یاد کیا۔

"غلام خانی ٹولہ" کے غیر مہذب الفاظ سے یاد کیا۔ غرضیکہ اس ناپسندیدہ بحث کے دوران ایک دوسرے کے خلاف جو تلخ اور نازیبا لب و لہجہ استعمال کیا گیا علماء تو علماء ہیں وہ ہم ایسے عامیوں کے لئے بھی باعث شرم تھا۔

خدا خدا کر کے یہ بحث ختم ہوئی تو اب مولانا غلام غوث ہزاروی اور ان کی جمعیت علمائے اسلام نے اس گولہ بارود کو بعض دوسرے محاذوں پر منتقل کر دیا ہے مولانا غلام غوث صاحب وقتاً فوقتاً ہم پر جو کرم فرماتے رہتے ہیں قارئین اس سے بے خبر نہیں لیکن ہم نے اس کے باوجود ان کی پیرانہ سالی اور جوش و جذبہ کی وجہ سے ہمیشہ ان کا احترام کیا ہے مگر ان دنوں بعض جلسہ ہائے عام سے خطاب فرماتے ہوئے انہوں نے جو طرز گفتگو اختیار فرمایا ہے وہ سخت افسوسناک اور

ایک عالم دین کے وقار کے سخت منافی ہے پاکستان میں بڑھتی ہوئی بے دینی پر مولانا بہا طور پر مضطرب ہوئے لیکن اس پر تنقید کرتے ہوئے انہوں نے جو انداز اختیار فرمایا وہی انداز اگر ان کے کسی "ناپسندیدہ" مقرر کا ہوتا تو وہ بیک جنبش قلم اسے گردن زدنی ٹھہرا دیتے اخبارات کی اطلاع ہے کہ آپ نے فرمایا۔

"اگر میں خدا ہوتا تو ایسی قوم کی مدد کرنے کی بجائے ان پر پتھر برساتا۔"

اول تو یہ مفروضہ ہی کہ "اگر میں خدا ہوتا" سوء ادب سے خالی نہیں لیکن اس پر بھی صبر کر لیا جائے تو اس ادعائے حکمت و دانش کی کیا توجیہہ ہے کہ یہ قوم تو پتھر برسانے کے قابل تھی اللہ تعالیٰ کا اسے ڈھیل دینا صحیح نہیں اگر خدا میں ہوتا تو کسی قوم کو ہرگز ڈھیل نہ دیتا

(ہفت روزہ شہاب ۲۳ ستمبر ۱۹۶۲ء)

❊❊❊

خدام الاحمدیہ کے اعلانات:

## خدام زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں

### خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اکیسواں سالانہ اجتماع ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء

کو منعقد ہوگا جملہ مجالس سے توقع کی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ خدام کو شریک کر کے اپنی زندگیوں کو اسلامی رنگ میں ڈھالنے کے لئے عملی تربیت حاصل کریں گی۔

قائدین مقامی۔ قائدین اضلاع اور قائدین علاقائی اس بارہ میں خدام کو خاص توجہ دلائیں اور ذاتی طور پر شامل ہوں موسم کے مطابق بستر اور دیگر ضروری اشیاء بھی ہمراہ لانا ضروری ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

## انتخاب نمائندگان شوریٰ مجالس ہائے خدام الاحمدیہ

ہر مجلس اپنے اراکین کی تعداد پر ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوا سکتی ہے مجالس کو اپنے اس حق سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے اور پوری تعداد میں نمائندے بھجوانے چاہئیں نمائندگان کا تقرر بذریعہ انتخاب ہو۔ قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے نمائندہ ہوتا ہے مگر وہ اس تعداد میں شامل ہوتا ہے جس کا کسی مجلس کو حق ہے اگر کسی وجہ سے قائد مجلس خود اجتماع میں شامل نہ ہو تو وہ اپنا نمائندہ نامزد نہیں کر سکتا بلکہ اس صورت میں متبادل نمائندہ کا تقرر بذریعہ انتخاب ہو۔

نمائندگان کی فہرست بھجواتے وقت اس امر کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ ان کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوا ہے اور اس کے لئے فلاں تاریخ کو مجلس عامہ کا اجلاس بلایا گیا تھا اجتماع کے موقع پر آنیوالے نمائندگان کے پاس قائد مجلس کا تعارفی خط ہونا ضروری ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

## سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ میں داخلہ کا ٹکٹ

مقام اجتماع میں خدام کے لئے ٹکٹ حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے بغیر ٹکٹ کے کسی کو مقام اجتماع میں داخل نہیں کیا جاتا اس سلسلہ میں مرکز کی طرف سے ایک فارم مقرر ہے یہ فارم ہر خادم پر کر کے اجتماع کے موقعے پر ساتھ لاتا ہے اور دفتر بیرون میں (جو مقام اجتماع کے گیٹ کے ساتھ ہوتا ہے) دے کر ٹکٹ حاصل کرتا ہے مجالس کی سہولت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جس قدر خدام ان کی مجلس کی طرف سے اجتماع میں شامل ہو رہے ہوں (کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ خدام شریک ہوں) اتنی تعداد میں مرکز سے فارم منگوا لیں تا اجتماع کے موقعہ پر ٹکٹ کے حصول میں سہولت رہے اجتماع میں شامل ہونے والے ہر خادم کے لئے یہ فارم پر کرنا ضروری ہے اطلاع۔ علاقائی اور نمائندگان کوئی بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔

(منتظم دفتر بیرون سالانہ اجتماع ۱۹۶۲ء)


مقصد زندگی

و

احکام ربانی

اسی صفحہ کا رسالہ۔ کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

# پروگرام سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۹۶۲ء

## ۱۹، ۲۰، ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء

### جمعۃ المبارک ۱۹ اکتوبر

۲-۳۰ تا ۳-۳۰ تلاوت قرآن مجید۔ عہد۔ مختصر سالانہ رپورٹ۔ درخواست افتتاح۔ افتتاح از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی۔

۳-۳۰ تا ۴-۰ ذکر حبیب

۴-۰ تا ۴-۴۵ کبڈی نمبر ۱

۴-۴۵ تا ۵-۳۰ والی بال نمبر ۱۔ نمبر ۲۔ رسہ کشی

۵-۳۰ تا ۵-۴۰ وقفہ برائے تیاری نماز مغرب

۵-۴۰ تا ۶-۱۰ نماز مغرب۔ درس الحدیث

۶-۱۰ تا ۷-۴۰ وقفہ برائے طعام و تیاری نماز عشاء

۷-۴۰ تا ۷-۵۵ نماز عشاء

۷-۵۵ تا ۸-۴۰ تقریری مقابلے معیار سوم

۸-۴۰ تا ۱۰-۰ علمی مقابلے (حفظ قرآن کریم۔ ترجمہ قرآن کریم۔ مطالعہ احادیث۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

۱۰-۰ تا ۱۰-۳۰ شوریٰ (سب کمیٹیوں کا تقرر)

۱۰-۳۰ شب بخیر

### ہفتہ ۲۰ اکتوبر

۴-۰ صبح بیداری (سب خدام وضو کرکے مقام اجتماع میں نماز تہجد ادا کریں گے)

۴-۱۵ تا ۴-۴۵ نماز تہجد

۵-۰ تا ۵-۴۵ نماز فجر و درس قرآن مجید

۵-۴۵ تا ۶-۱۵ مشاہدہ و معائنہ (مقابلہ مضمون نویسی بھی شروع ہو جائے گا)

۶-۱۵ تا ۷-۳۰ ناشتہ

۷-۳۰ تا ۹-۳۰ ۱۱۰ گز۔ ۲۲۰ گز۔ ۴۴۰ گز کی دوڑیں۔ وزن اٹھانا۔ لمبی چھلانگ۔ اونچی چھلانگ۔ گولہ پھینکنا۔ کلائی پکڑنا۔ نیزہ پھینکنا

۹-۳۰ تا ۱۱-۰ علمی مقابلے (عام معلومات)

۱۱-۰ تا ۱۱-۳۰ پرچہ عام دینی معلومات

۱۱-۳۰ تا ۱۲-۳۰ تقریری مقابلے معیار دوم۔

۱۲-۳۰ تا ۲ وقفہ برائے طعام و تیاری نماز۔

۲-۰ تا ۲-۱۵ نماز ظہر و عصر

۲-۱۵ تا ۳-۴۵ انتخاب صدر۔ شوریٰ (سب کمیٹیوں کی رپورٹ پیش ہوگی)

۳-۴۵ تا ۴-۴۵ کبڈی نمبر ۲

۴-۴۵ تا ۵-۳۰ سنگِ بنیاد ہال مجلس مرکزیہ

۵-۳۵ تا ۵-۴۵ تیاری برائے نماز مغرب۔

۵-۴۵ تا ۶-۵ نماز مغرب و درس الحدیث

۶-۵ تا ۷-۳۰ وقفہ برائے طعام و تیاری نماز عشاء

۷-۳۰ تا ۷-۴۵ نماز عشاء

۷-۴۵ تا ۸-۳۰ تلقین عمل

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب

شیخ مبارک احمد صاحب

سید حضرت اللہ پاشا صاحب

۸-۳۰ تا ۹-۳۰ تقریری مقابلے معیار اول

۹-۳۰ تا ۱۰-۳۰ علمی و مذہبی سوالات کے جوابات

۱۰-۳۰ شب بخیر

### اتوار ۲۱ اکتوبر

۴-۰ صبح بیداری (سب خدام وضو کرکے مقام اجتماع میں نماز تہجد ادا کریں گے)

۴-۱۵ تا ۴-۴۵ نماز تہجد

۵-۰ تا ۵-۴۵ نماز فجر و درس القرآن

۵-۴۵ تا ۷-۰ ناشتہ

۷-۰ تا ۸-۰ کبڈی فائنل

۸-۰ تا ۹-۰ فٹ بال فائنل۔ والی بال فائنل

۹-۰ تا ۹-۳۰ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۹-۳۰ تا ۱۱-۰ تلقین عمل (مہتممین اپنے اپنے شعبہ کے بارے میں ہدایات دیں گے)

۱۱-۰ تا ۱۱-۳۰ پرچہ ذہانت (ہر خادم کے لئے لازمی ہوگا)

۱۱-۳۰ تا ۱-۰ شوریٰ

۱-۰ تا ۲-۰ وقفہ برائے طعام و تیاری نماز

۲-۰۵ تا ۲-۳۰ نماز ظہر و عصر

۲-۳۰ تا اختتام تقسیم انعامات

الوداع

(اس کے بعد خدام کو گھر جانے کی اجازت ہوگی)

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## انتقال پُر ملال

میری پیاری باجی جان سیدہ شوکت بقضائے الٰہی مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۲ء بروز جمعۃ المبارک اس دنیائے فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ بہت نیک و پارسا تھیں اور انہوں نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر رکھی تھی احمدیہ گرلز سکول سیالکوٹ کی ابتداء کرنے میں ان کا ہاتھ تھا۔ ۱۹۵۶ء میں ایک مکان کے حادثہ میں چوٹیں لگنے کے باعث بیمار ہوئیں وہی بیماری بڑھتے بڑھتے موت کا موجب بن گئی مگر پھر بھی ۱۹۵۸ء تک اسکول میں بطور ہیڈ مسٹرس کام کرتی رہیں۔ مرحومہ کی عمر ۵۶ سال تھی جس میں سے تقریباً ۲۶ سال اسکول میں کام کیا۔

ہماری ۷۸ سالہ والدہ بزرگوار کے لئے یہ حادثہ بہت ہی سخت حادثہ ہے۔ احباب کرام سے گذارش ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر دے اور محض اپنے فضل سے ہماری ڈھارس بندھائے مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور درجات بلند کرے آمین۔

(خاکسار غمزدہ سید عبدالغفور دیوان ہاؤس شہر سیالکوٹ)

## تربیتی جلسہ

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام آج مورخہ ۱۵/۱۰/۶۲ بروز سوموار بعد نماز مغرب ایک تربیتی جلسہ دارالبرکات کی مسجد میں منعقد ہو رہا ہے۔ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب اور مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب خطاب فرمائیں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر کا ریکارڈ بھی سنایا جائے گا۔

(زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالبرکات ربوہ)

## درخواست دعا

محترمہ امینہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ محلہ دارالرحمت غربی ربوہ اپنے خاوند مکرم مولوی عبدالکریم صاحب اور بچوں کے ہمراہ مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو صبح بذریعہ موٹر کار لندن کے لئے روانہ ہو گئی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضل سے بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچائے اور سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(امۃ الغنی)

## کمشنروں کی کانفرنس کوئٹہ میں منعقد ہوگی

کوئٹہ ۱۵ اکتوبر۔ کوئٹہ ڈویژن کے کمشنر مسٹر انور عادل نے کل یہاں بتایا کہ اس ماہ کے آخری ہفتہ میں کمشنروں کی کانفرنس کوئٹہ میں منعقد ہوگی۔ مغربی پاکستان کے گورنر ملک امیر محمد خاں کانفرنس کی صدارت کریں گے۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴